الباب الثالث: في أحكام الظرف والجار والمجرور[1].

تیسرا باب: ظرف اور جار مجرور کے احکام

جار مجرور اور ظرف کے لیے ضروری ہے کہ وہ فعل، شبہ فعل کی تاویل میں یا اس کے معنی کی طرف اشارہ کرنے والے کے متعلق ہوں۔ اگر ان میں سے کوئی چیز نہ پائی جائے تو اسے مقدر ماننا واجب ہے۔ کیا یہ فعل ناقص کے متعلق ہوتے ہیں؟

اس میں دو قول ہیں، جن کی بنیاد یہ ہے کہ کیا فعل ناقص حدث پر دلالت کرتا ہے؟ اور کیا یہ جامد کے متعلق ہوتے ہیں؟ اور کیا یہ حروف المعانی کے متعلق ہوتے ہیں؟ مشہور موقف تو مطلقا منع کا ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ مطلقا جائز ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اگر حروف المعانی کسی محذوف فعل کے قائم مقام ہو تو فعل کی نیابت کے طور پر جائز ہے اصالۃ نہیں، اور اگر محذوف فعل کے نائب نہ ہوں تو جائز نہیں، اس کی مثال یا لزید (اے زید) تو لام یا کے متعلق ہے۔ اور اسی طرح اللہ تعالی کا فرمان ہے {ما أنت بِنعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ} اس میں {بِمَجْنُونٍ} متعلق ہے ما کے۔ اور مشہور بات یہ ہے کہ نحاۃ نفی کے مطابق فعل محذوف نکالتے ہیں یعنی اِنْتَفَى ذلك بِنِعْمَةِ رَبِّكَ (تیرے رب کی نعمت سے ایسا ممکن نہیں ہے)

﴿مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ﴾ (68:2)

آپ اپنے رب کی نعمت کے ساتھ مجنون نہیں ہیں۔

﴿وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ﴾ (43:39)

اور جب کہ تم ظلم کرتے رہے ہو تو آج کے دن یہ بات تمھیں کچھ فائدہ نہیں دے گی کہ تم سب عذاب میں شریک ہو۔

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ (17:23)

اور فیصلہ کر دیا ہے آپ کے رب نے کہ مت عبادت کرو کسی کی سوائے اس کے، اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

[1] انظر: المغني ص566.

متعلق شبهه الفعل

﴿وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَاۗءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ﴾ (43:84)

اور وہی ہے جو آسمان میں بھی الٰہ ہے اور زمین میں بھی اِلٰہ ہے۔ اور وہ بہت حکمت والا' ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے

(اور وہی ذات ہے جو آسمان میں بھی قابل عبادت ہے اور زمین میں بھی قابل عبادت ہے)

اللہ تعالیٰ کا اسم الٰہ یہ وصف کا معنی لئے ہوئے ہے۔ اس لئے ظرف کو فی السماء اور فی الارض میں اس کے ساتھ معلق کیا ہے۔

جیسا کہ تم کہو حَاتِمٌ فی الطی وَ حَاتِمٌ فی تَغْلِب۔ الطائی میں حاتم اور تغلب میں حاتم

اس میں جَوَادٌ (كَرِيم، سَخِيّ) کا معنی متضمن ہے جس کی وجہ سے وہ ہر دو قبیلوں میں معروف ہے۔ گویا تم نے اس طرح کہا ہو۔

جَوَادٌ فی طیّ وَ جَوَادٌ فی تَغْلِب ۔ کہ وہ قبیلہ طے میں بھی سخی اور قبیلہ تغلب میں بھی سخی ہے۔

اسی طرح یہاں وہ آسمان کا بھی الٰہ اور زمین میں بھی قابل عبادت وہی ہے۔

قراءت: وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ اس کی مثال وہ ارشاد ہے۔

﴿وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ﴾ (6: 3)

اور وہی اللہ ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی

گویا معبود ہونے کا معنی صفت میں متضمن ہے۔ اور موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر طوالت کلام کی وجہ سے حذف کر دی گئی ہے۔

تقدیر کلام: اس طرح ہے۔ وَهُوَ الَّذِيْ هُوَ فِي السَّمَاۗءِ اِلٰهٌ ۔ وہ وہی ذات ہے جو کہ آسمان میں معبود ہے۔

قرطبیؒ: اللہ تعالیٰ کی ذات ہی آسمان و زمین میں مستحق عبادت ہے۔

© copy rights reserved

حضرت عمرؓ اور دوسرے صحابہ نے کہا: معنی ہے وہی ذات آسمان اور زمین میں معبود ہے یعنی دونوں میں اسی کی عبادت کی جاتی ہے یہ روایت کی جاتی ہے کہ حضرت عمر، حضرت ابن مسعود اور دوسرے صحابہ نے یوں قرأت کی ہے۔

کلام کے طویل ہونے کی وجہ سے ضمیر کا حذف کرنا اچھا ہے۔

ایک قول یہ کیا گیا ہے: في علی کے معنی میں ہے یعنی وہ آسمان اور زمین پر قادر ہے۔

اور ہمارے قول "جار کے لیے متعلق کا ہونا ضروری ہے" سے کچھ امور مستثنی ہیں:

پہلا: زائد، جیسے {وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا}

﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾ (17:96)

اور کافی ہے اللہ مددگار کے طور پر۔

دوسرا: بنو عقیل کی لغت میں لعل، کیونکہ یہ زائد ہی کی طرح کا ہے کیونکہ اس کا مجرور مبتدا ہونے کی بناء پر محل رفع میں ہوتا ہے۔

تیسرا: جیسے الفاظ۔لولا فيمن قال لولاي اس قول کی بنیاد پر کہ یہ جاتی ہے کیونکہ اس کے بعد والی ضمیر مبتدا ہونے کی بناء پر محل رفع میں ہے۔ علی قول سیبویہ

چوتھا: رُبَّ کیونکہ اس کے مابعد کا محل عوامل کے حساب سے ہوتا ہے۔

پانچواں: ادوات الاستثناء، جب ان کے ساتھ جر دی جائے، جیسے خلا۔

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani